السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(تجارت میں کوشش اور محنت کرنے کے بارے میں بتائیں، کیا یہ عقیدہ تقدیر کے خلاف ہے یعنی جو نفع کمانے کے لیے تجارت میں کوشش کرتا ہے تو کیا اس کا تقدیر پر ایمان ہے یا نہیں؟ (آپ کا بھائی محمد اسماعیل

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

یہ تقدیر کے خلاف نہیں تقدیر کے موافق ہے، تقدیر کا یہ مطلب نہیں کہ آپ عاجز اور مہمل بن کر بیٹھ جائیں اور عقیدہ یہ ہو کہ مال (جو میری تقدیر میں ہے) میرے پاس آئے گا۔ کیونکہ اللہ نے تقدیر میں تمہارے لیے لکھا ہے، یہ منع ہے کیونکہ حدیث صحیح میں ثابت ہے جسے نکالا ہے ابو داوٗد: (2 155) باب القضاء میں اور مشکوٰۃ (2 328) میں عوف بن مالک سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کیا، جس کے خلاف فیصلہ کیا جب وہ جانے لگا تو کہنے لگا: مجھے اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی عجز پر ملامت کرتا ہے تمہیں عقل مندی لازم پکڑنی چاہیے اس کے بعد اگر کوئی مقابلے میں غالب آجائے تو پھر: حسبی اللہ ونعم الوکیل' کہنا چاہیے، انسان کے لیے مناسب ہے کہ ہو اسباب سے کام لے اور پھر اللہ پر توکل کرے، نہ یہ کہ بیٹھا رہے اور اللہ پر توکل کرے، اشیاء میں تقدیر اللہ تعالی نے اس کے اسباب کے ساتھ مقرر فرمائی ہے،

مثال کے طور پر اللہ تعالی فرماتا ہے: فلاں شخص جب صلہ رحمی کرے گا تو میں اس کی عمر بڑھا دوں گا ورنہ نہیں، اور فلاں شخص جب کمائے گا تو میں اسے مال دوں گا ورنہ نہیں، اور فلاں شخص جب اللہ کی اطاعت کرے گا تو اسے یہ حاصل ہوگا ورنہ نہیں، جو کسب و کوشش تقدیر کے مخالف نہیں لیکن انسان کے لیے اس میں اسراف سے کام نہیں لینا چاہیے کہ اپنا سارا وقت کسب و معاش میں صرف کرتا ہے، اور عبادت اور دیگر دینی اہم کاموں کے لیے وقت نہیں نکالتا اور اسی طرح بازار میں ایک دوسرے کو پکارنا اور شور مچانا بھی مناسب نہیں کیونکہ یہ نبی ﷺ کا طریقہ نہیں تھا، اور آپ نے اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا اپنے اپ کو بازاروں میں شور مچانے سے بچا کے رکھو۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ الدین الخالص

## ج1ص144

محدث فتویٰ